بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | اتوار ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ۱۲ ظہور ۱۳۶۳ہش ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور ۱۳۶۳ اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بتاریخ ۷ اگست ۱۹۸۴ء خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ بچے کا نام فہیم احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے۔ لمبی عمر دے نیک۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (ڈاکٹر عبدالغفار ترکی)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہے کہ دعا کے لیے جوش بڑھتا ہے

جس قدر اضطرار بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گداز ش ہوگی جو قبولیت کے اسباب میں سے ہے

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے

"دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے کامل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اُن کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے..... دعا کرنے والے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلوّن اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی آخر آنے والا زمانہ آجاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۱۶-۴۱۷)

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے ربّ کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا۔ اُسی قدر روح میں گداز ش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بیقراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے یہ کبھی بھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۳۴)

خدا کی رحمت

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرمان کا موجب ہیں ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں۔ جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جس کے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہو سکتا انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جس کا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ نشانات۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸، ۱۹)

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۱۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش

"آپس کے جھگڑوں جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو"

ہم ایک گزشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر درد پُر سوز دعاؤں اور آپ کی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ہمارے درمیان از سر نو بے مثال محبت و اخوت قائم فرمائی ہے اور ہم اس کے فضل سے بھائی بھائی بنائے گئے ہیں بلکہ سیدنا حضرت اقدس نے تو ہمیں یہ بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہم آپس میں سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر سلوک کریں (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۵ اگست ۱۹۸۴ء صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس محبت و اخوت اور بھائی چارہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو چھوٹا بڑا نہ سمجھیں۔ بغض، حسد، کینہ، تمسخر و استہزاء، حقارت اور دل شکنی وغیرہ سے کوسوں دور رہیں۔ ایک دوسرے سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آئیں اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور غم خواری کو اپنا شعار بنائیں۔ تا باہمی جھگڑے سرے سے پیدا ہی نہ ہوں۔ کیونکہ جھگڑے محبت و اخوت اور ہمدردی و غم خواری کے فقدان پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے بغض، حسد، کینہ دل شکنی و دل آزاری اور اتلاف حقوق سے بچنے اور کوسوں دور رہنے کی بہت پُر زور و پُر اثر انداز میں بار بار تلقین فرمائی ہے اور باہمی جھگڑوں کی نوبت نہ آنے پر بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر ۲۸ جولائی ۱۸۹۸ء کو حضور اقدس نے احباب جماعت کو اخوت سے منافی حرکات سے مجتنب رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے بُرا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے، دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے اور فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۸)

پھر حضرت اقدس نے یہ امر بھی ذہن نشین کرایا کہ آپ کے متبعین کا باہمی جھگڑوں اور تنازعات سے بہر صورت بالا ہونا کیوں ضروری ہے؟ آپ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے کندھوں پر ایک بہت ہی اہم ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور وہ ہے دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کرنا سو انہیں اس ضمن میں بہت ہی اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ بھی عام انسانوں کی طرح باہمی جھگڑوں اور تنازعات میں الجھے رہیں گے۔ تو پھر اہم اور عظیم الشان کام کیسے سرانجام دے سکیں گے؟ خدا تعالیٰ نے ان کے درمیان اخوت و محبت اسی لئے قائم کی ہے کہ ان کے اندر دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی اہلیت پیدا ہو اور وہ باہمی تنازعات میں اپنی توانائیاں اور وقت ضائع کرنے کی بجائے اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے اپنے اوقات اور صلاحیتوں کو وقف کر سکیں۔ چنانچہ آپ نے ۱۶ مئی ۱۸۹۸ء کو باہم درندگی اور اختلاف کو چھوڑ کر محبت و اخوت کے جذبہ کو ترقی دینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی کی پروا نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی آپس میں اخوت و محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر کوئی ان پر رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔

چاہیئے کہ تم (باہم بھائی بھائی بن کر اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آکر) خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو اور اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۶ تا صفحہ ۲۶۸)

سیدنا حضرت اقدس کے اس ارشاد سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو لوگ باہم جھگڑتے اور جھگڑوں کو طول دے کر محبت و اخوت کی بجائے باہمی عناد کو اپنا شعار بناتے ہیں وہ دینِ حق کی سربلندی کی راہ میں اہم اور عظیم الشان کام انجام دینے کی اہلیت گنوا بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے ممکن نہیں رہتا کہ وہ دینِ حق کو دنیا میں غالب کرنے کی عظیم جدوجہد میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث بن سکیں۔ وہ اپنی ناعاقبت اندیشی سے اپنے آپ کو خسارہ پانے والوں میں شامل کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے پیدا کیا ہے۔ باہم جھگڑنا اور جھگڑوں کو طول دینا اور صلح صفائی سے انہیں جلد از جلد ختم نہ کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ یہ ہمارے شایانِ شان ہی نہیں۔ ہمیں تو دنیا کے سامنے باہمی اخوت و محبت اور ہمدردی و غم خواری کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہے کہ جو دوسروں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو اور انہیں حق کی طرف کھینچنے کا موجب بنے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنے فضل سے اس کی اسی طرح توفیق دے جس طرح اس نے ہمارے بزرگوں کو بطور خاص یہ توفیق عطا فرمائی اور اس طرح ان کے ذریعہ دنیا میں انقلابِ عظیم کی نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد قائم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی ترقیات کے حصول کا ذریعہ

استغفار

(مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں)

استغفار کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ پاک کی دو قسمیں ہیں - (۱) صفاتِ ذاتی : ذاتی صفات ان صفات کا نام ہے کہ جو بغیر حاجتِ وجودِ مخلوق کے پائی جاتی ہیں جیسا کہ اس کی واحدنیت ، اس کا علم ، اس کا تقدس ہے (۲) صفاتِ اضافی :- ان صفات کا نام ہے جن کا تحقق اور وجود خارج میں پایا جانا مخلوق کے وجود کے بعد ہوتا ہے - جیسے خالقیت ، رحمت تواب ہونا (خلاصہ عبارت چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۴)

حضرت اقدس بانی سلسلہ صفاتِ اضافی کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفتِ تواب اور غفور کے بارے میں تشریحاً تحریر فرماتے ہیں :-

" تواب اور غفور کے یہ معنے ہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور گناہ بخشنے والا ہے ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے - پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفسِ امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں - پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک ہونے سے بچالے - اس سے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تواب اور غفور ہے " چشمہ معرفت صفحہ ۱۹-۱۸۹

انسان خطا کا پتلا ہے اس میں بشری کمزوریاں موجود ہیں انہی بشری کمزوریوں کی بنا پر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے -

" فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا - (النصر)

ترجمہ :- تو خدا تعالیٰ کی تسبیح کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا ہے :-

غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا - دبانا اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے انسان اپنے رب سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی قسم کے حرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے : اس لیے انعام الٰہیہ کے حصول کے لیے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے

استغفار کی اقسام

حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ استغفار کی اقسام کے بارے میں فرماتے ہیں

" استغفار کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے معنے پردہ ڈالنے کے ہیں اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے - ایک حالت میں تو استغفار یہ ہوتا ہے کہ استغفار کرنے والا کہتا ہے کہ خدایا ان گناہوں کو جو میں کر چکا ہوں مٹا دے یا جن میں گرفتار ہوں ان کو دور کر دے اور دوسرا درجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کہتا ہے - الٰہی مجھ میں گناہ پیدا ہی نہ ہو - جب انبیاء کے متعلق استغفار آتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ گناہ کبھی پیدا ہی نہ ہو " (منہاج الطالبین صفحہ ۸۸)

استغفار کی ضرورت واہمیت

استغفار کی فلاسفی و مفہوم سے اس کی ضرورت واہمیت خوب واضح ہو جاتی ہے - تاہم ضروری ہے کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں استغفار کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا جائے تاکہ موضوع تشنہ نہ رہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

" استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں - کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو - اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے - یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطری کمزوری کو ڈھانک لے لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لیے اس لفظ کے معنی اور بھی وسیع کیے گئے ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے - لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچا دے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے - اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے - کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس سے تمام قوتیں اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے - یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے - پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے - یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا - اس لیے انسان کے لیے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے - ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچا دے - کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا - پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفسِ انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں سے بنایا گیا ہے - پلید اور خراب نہ ہونے دے لہٰذا انسان کو تعلیم دی گئی کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے - پس اگر دنیا میں گناہ کا وجود بھی نہ ہوتا - تب بھی استغفار ہوتا کیونکہ دراصل استغفار اس لیے ہے کہ خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قائم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہیں پس انسان کے لیے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لیے استغفار کی ہدایت ہے .....

سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی - اور جب انسان پیدا ہو گیا - تو خالقیت کا کام پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لیے ہے اسی لیے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی - غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لیے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کے لیے ہے - (بحوالہ ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ ۱۹۲-۱۹۵)

احادیث مبارکہ میں بکثرت استغفار کے بارے میں ذکر موجود ہے - حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور اپنے سجود میں یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے

سبحانك اللهم وبحمدك ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي -

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

دوسری حدیث میں آتا ہے - کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ " انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے جسے میں اپنی نماز میں مانگوں آپؐ نے فرمایا : یہ پڑھا کرو :

اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت الغفور الرحيم -

ترجمہ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا - پس تو مجھے اپنی طرف سے بخش دے اور مجھ پر مہربانی فرما بے شک تو بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے -

ان فرمودات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر خوب مترشح ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کس قدر استغفار پر عمل پیرا تھے اور اپنے صحابہؓ کو بھی مختلف پیرایہ میں اس کی تلقین وہدایت فرمایا کرتے تھے - کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفت قیومیت سے فیض رسانی کا یہی ایک وسیلہ وذریعہ ہے اور انسان کی طبعی خواہش ترقی کو پایۂ تکمیل تک لے جانے والا یہی ایک وسیلہ ہے

استغفار کے فوائد

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت انسان کی نجات کے لیے ایسے سامان پیدا فرمائے ہیں کہ اگر انسان اپنے قویٰ سے ان سامانوں کو تصرف میں لائے تو فضلِ خداوندی اس کے شاملِ حال رہتا ہے اور نجات جو فضلِ ربی پر موقوف ہے اس سے محروم نہیں رہتا - استغفار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ایک ذریعہ ہے - اس کے نتیجہ میں جو ثمراتِ روحانیہ اور دنیاویہ حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں اختصار سے کیا جاتا ہے

۱- صفتِ قیومیت سے استفادہ

مستغفر انسان خدائے قدوس کی صفت قیومیت سے فیض یاب ہوتا ہے اور استغفار کے نتیجہ میں ہی وہ اپنے پیدائش کے نقش کو مادی اور روحانی طور پر بگڑنے سے بچا لیتا ہے - جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

" انسان کے لیے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بچا دے - کیونکہ خدا کی خالقیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے انسان پر یہ احسان کیا کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا۔ پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ اس پاک نفس انسان کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں سے بنایا گیا ہے پلید اور خراب نہ ہونے دے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۳)

عذاب الٰہی سے بچنے کا ذریعہ

استغفار عذاب الٰہی سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے کیونکہ استغفار کے ذریعہ انسان اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے خدا سے قوت کا طالب ہوتا ہے تاکہ نفسِ امارہ پر کامل غلبہ پا سکے اور نفسِ مطمئنہ کے مرتبہ و مقام پر فائز ہو سکے۔ بداعمال کے بدنتائج ہی عذاب کا رنگ رکھتے ہیں استغفار یعنی اعمال کے بدنتائج سے خدا تعالیٰ کی پناہ طلب کی جاتی ہے۔ جس سے انسان عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ (انفال)

ترجمہ:۔ اور نہ اللہ ان کو ایسی حالت میں عذاب دے سکتا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

خدا تعالیٰ کی رحمت کے جذب کرنے کا ذریعہ

جب انسان خدا تعالیٰ سے قوت طلب کرتا ہے تو اسے قوت دی جاتی ہے۔ یہ قوت نیکیاں بجا لانے سے ملتی ہے۔ گناہوں سے چھٹکارا اور نیکیوں کی توفیق کا ذریعہ استغفار ہی ہے۔ استغفار کے نتیجہ میں جو افضال الٰہیہ نازل ہوتے ہیں مستغفر ان کو جذب کرتا ہے جس سے وہ لامحدود ترقیات کا مورد بن جاتا ہے اسی واسطے ارشادِ ربی یوں ہے:

"ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (نساء - ۶۵)

ترجمہ:۔ اور اللہ سے بخشش چاہتے (وہ رسول بھی) ان کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

یہ آیۃ کریمہ استغفار کو رحمتِ الٰہی کے جذب کرنے کا مؤثر ذریعہ قرار دیتی ہے۔

مال و اولاد میں ترقی

اللہ تعالیٰ نے استغفار کے نتیجہ میں جو انعامات رکھے ہیں ان کا تذکرہ قرآن مجید کی اس آیت میں یوں ہے۔

"فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔ (نوح)

ترجمہ:۔ اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو۔ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم یہ کرو گے۔ تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے لیے باغات اگائے گا اور تمہارے لیے دریا چلائے گا۔

ان آیات سے استغفار کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ حضرت نوحؑ فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم استغفار کرو گے تو یہ سب برکتیں حاصل ہوں گی یعنی گناہ بخشے جائیں گے۔ بارش ہوگی۔ ہر شے ارزاں ملے گی مال و دولت بہت ہوگی۔ اولاد کثرت سے ہوگی باغ ہوں گے نہریں جاری ہوں گی۔

تنگی سے خلاصی

استغفار سے اللہ ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا:۔

"کہ جو کوئی استغفار کو لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے۔ اور ہر غم سے اس کو خلاصی دیتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔"

(ابو داؤد)

حضرت حسن بصریؒ کا واقعہ

روایت ہے کہ ایک دن حسن بصریؒ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی آپ نے اُسے فرمایا کہ استغفار کرو پھر ایک اور شخص گیا اس نے کہا یا حضرت میں محتاج ہوں فرمایا۔ استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہیں ہوتی۔ اُسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے زمین کی پیداوار کی کمی کا گلہ کیا۔ اسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ مجلس میں حاضر ایک شخص ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے، مگر آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا ہے اس کے جواب میں آپ نے قرآن شریف کی سورۂ نوح کی مذکورہ آیات پڑھیں۔

قبض و کسل کا علاج

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا انسانوں کو سکھائی ہے۔ "غفرانک ربنا"

ترجمہ:۔ اے میرے رب ہمیں بخش دے (البقرہ)

اس دعا کی تشریح میں قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت حکیم نور الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"انسان جزع فزع میں بے صبری سے شہوت و حرص کے سبب حضرت حق سبحانہٗ کے فیضان سے رُک جاتا ہے۔ اسی واسطے استغفار کا حکم دیا ہے۔ تمام لوگوں پر ایک وقت قبض و کسل کا آتا ہے۔ اس کے دور کرنے کے لیے یہ حکمی علاج ہے، فقہا ائمہ میں سے ایک امام کا یہ مذہب ہے (جو مجھے بہت پسند ہے۔ کہ اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل" کی دعا واجب ہے۔

عالم معاد میں غیر متناہی ترقیات کا ذریعہ

استغفار عالم معاد میں بھی غیر متناہی ترقیات کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ جیسا کہ قولِ باری تعالیٰ ہے۔

"والذین امنوا معہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیءٍ قدیر" (تحریم)

ترجمہ: "یعنی جو لوگ دنیا میں ایمان کا نور رکھتے ہیں۔ ان کا نور قیامت کو ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے۔ کہ اے خدا ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے لے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"..... آیت میں ترقیات غیر متناہیہ کی طرف اشارہ ہے ..... اور یہ جو فرمایا کہ وہ ہمیشہ اپنی مغفرت چاہیں گے۔ اس جگہ سوال یہ ہے کہ جب بہشت میں داخل ہو گئے تو پھر مغفرت میں کیا کسر رہ گئی اور جب گناہ بخشے گئے تو پھر استغفار میں کونسی حاجت رہی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مغفرت کے اصل معنے یہ ہیں ناملائم اور ناقص حالت کو نیچے دبانا اور ڈھانکنا۔ سو بہشتی اس بات کی خواہش کریں گے کہ کمالِ تام حاصل کریں اور سراسر نور میں غرق ہو جائیں۔ وہ دوسری حالت کو دیکھ کر پہلی کو ناقص پائیں گے پس چاہیں گے کہ پہلی حالت نیچے دبائی جائے۔ پھر تغیر بے کمال کو دیکھ کر آرزو کریں گے کہ دوسرے کمال کی نسبت مغفرت ہو یعنی وہ حالتِ ناقصہ نیچے دبائی جائے اور مخفی کی جائے۔ اسی طرح غیر متناہی مغفرت کے خواہشمند رہیں گے

(روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۴۱۳)

صحبت کا اثر

انسانی شخصیت صحبت کے اثر سے ضرور متاثر ہوتی ہے اور صحبت کے اثرات کو جذب کرتی ہوئی قلبِ انسانی پر گہرے نقوش چھوڑتی ہے استغفار صحبت کے بداثرات زائل کرنے میں اکسیر اعظم ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس میں ہوتے تو بھی استغفار پڑھتے اور اٹھتے وقت بھی استغفار پڑھتے تھے"

بعض احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر دفعہ استغفار کا ورد کیا کرتے تھے۔

معلوم بدی کا علاج

ایسا انسان جسے بدی کا علم تو ہے لیکن وہ اُسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں "ایسے انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے دل پر زنگ لگ گیا ہے اور کوئی روک پیدا ہو گئی ہے۔ جو اسے نیکی کرنے نہیں دیتی اور بدی سے بچنے نہیں دیتی۔ اور یہ شامتِ اعمال ہے یعنی پچھلے گناہوں کا نتیجہ ہے اس کے لیے پہلا علاج یہ ہے کہ استغفار کر کے خدا تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگے"

(منہاج الطالبین ص ۸۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت کے ساتھ استغفار کی توفیق بخشے اور ان ثمرات کا وارث بنائے جو ایک مستغفر کو حاصل ہوتی ہیں۔

(وباللہ التوفیق)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی محبت و اخوت

مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ

حقیقی دینی معاشرہ کی بنیاد باہم اخوت و محبت پر ہے۔ اس معاشرہ میں جملہ افراد کی باہمی وابستگی اس سے کہیں زیادہ استوار ہوتی ہے جتنی کہ خونی رشتوں میں دو قریب ترین رشتہ داروں میں باہم ممکن ہے اسی محبت و اخوت کی بدولت قرون اولیٰ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک عدیم المثال بنیان مرصوص تھی۔ جس کا ہر فرد دوسرے فرد سے گہری وابستگی رکھتا تھا اور ایک کا رنج دوسرے کا رنج اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہوتی۔ یہی جذبہ انہیں ہمیشہ متفق و متحد رکھتا اور اسی کے نتیجے میں یکجائی طور پر ایک واحد مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ ان کے نظریات اور ان کی مساعی میں یکجہتی اور ہم آہنگی ان کی صفوں میں انتشار پیدا نہ ہونے دیتی تھی۔ اسی کی وجہ سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر میدان میں فائز اور پیش نظر ہر مقصد میں ہمیشہ کامیاب رہتے یہی یکجہتی اور ہم آہنگی خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت تھی جو اس کے بے انتہا فضلوں کی جاذب اور ہر میدان میں ان کی کامیابی کی ضامن تھی۔ باہم اخوت و محبت کے جذبات میں گہرائی جبر و تحکم، تکلف و تصنع اور اسی قسم کے دیگر سطحی ذرائع اور اسباب اختیار کرنے سے پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ محبت کا تعلق دل سے ہے اور دلی تعلق جذبات کی گہرائی پر مبنی ہوتا ہے۔ پس دلوں کی یہ وابستگی خدا کا احسان عظیم ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔

(آل عمران)

اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کے مطابق قومی اور جماعتی امور میں باہمی اتحاد و اتفاق اور یکجہتی بہت بڑی نعمت ثابت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر مقاصد میں کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ یہ اتفاق باہمی محبت و اخوت کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ نے بھی اس امر پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا ہے کہ ہم ضبط و تحمل سے کام لیتے ہوئے ہر قیمت پر باہم اتفاق و اتحاد کو قائم رکھیں اور آپس میں کسی قسم کے اختلافات پیدا نہ ہونے دیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جماعت کے باہم اتفاق و اتحاد پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالےٰ نے ..... یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید کو اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(ملفوظات جلد دوم ص۴۸)

مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپس میں اخوت و محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو ..... ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے ..... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو۔"

(ملفوظات جلد اول ص۲۶۶، ص۲۶۷)

جس طرح ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں اسی طرح کسی جماعت کے جملہ افراد بھی برابر نہیں ہوتے بلکہ بعض مضبوط ایمان کے ہوتے ہیں اور اعمال کے لحاظ سے بلند مقام رکھتے ہیں لیکن بعض کمزور درجہ کے بھی ہوتے ہیں اس لئے طاقتور کے لئے کمزوروں سے سچی ہمدردی کرنا اور ان سے محبت سے پیش آنا ضروری ہے تاکہ جماعت من حیث الجماعت ان فرائض اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے جو اس پر عائد ہوتی ہیں۔

چنانچہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس امر کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کمزور شروع ہوتی ہے اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے ..... اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت و سلامت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے بلکہ اجتماع میں چاہیئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ ..... ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کا اشتہار دے ..... یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالےٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق و نعمت و اخوت یاد دلائی ہے اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالےٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ ..... مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا۔ دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہوگئے ہیں خدا تعالےٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائی کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۷ تا ۳۴۹)

حضرت اقدس نے اپنی پیاری جماعت کو نہ صرف باہمی اخوت و محبت کی تعلیم دی ہے بلکہ معمولی جھگڑوں پر تنبیہہ بھی فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ ..... پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۹)

اَذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

امۃ الکریم صاحبہ

از مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب، ملتان

میری بڑی بہن مرحومہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ صوفی خدا بخش زیروی کافی عرصہ ہوا ہم سے جدا ہوگئیں۔ آپ انبالہ شہر میں پیدا ہوئیں اپنے ماں باپ کی بہت لاڈلی تھیں۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ سلسلہ عالیہ کی کتابوں کا بہت مطالعہ کرتیں جب میں ربوہ میں کام کیا کرتا تھا اور مجھے مکان حاصل کرنے میں دیر ہوگئی تو میں آپ کے پاس ٹھہرا آپ نے میرا بڑا خیال رکھا۔ میری بہت خدمت کی آپ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ آپ کی گھریلو زندگی بہت سادہ تھی۔ آپ صاف ستھرا اور سادہ لباس پہنتیں۔ طبیعت میں بہت انکساری اور عاجزی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی کے عروج و زوال کا نہایت خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ کبھی کسی سے جھگڑا نہ کیا۔ کبھی بدزبانی نہ کی ہمیشہ کوشش کی کہ خاندان میں محبت و اخوت اور اتفاق کی فضا قائم رہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات اور رسائل کو بہت دلچسپی سے پڑھا کرتیں۔ اخبار الفضل کا خصوصیت سے مطالعہ کرتیں۔ آپ نے اپنے بچوں کو نامساعد حالات کے باوجود اعلیٰ تعلیم دلوانے کی کوشش کی اور اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہوئیں۔ آپ کی اولاد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ماشاء اللہ اچھے مقام پر ہے

آپ اپنے والد صاحب محترم بابو عبدالغنی صاحب مرحوم کے پاس لودھراں آئی ہوئی تھیں کہ بیمار ہوگئیں اور وہیں وفات پائی موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اپنے قرب میں جگہ عطا کرے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

ہم ۵ بھائی اور ۴ بہنیں ہیں۔ پہلے محترمہ امۃ الکریم صاحبہ فوت ہوئیں۔ پھر بڑی بہن محترمہ امۃ الحق بھی فوت ہو کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں اب میری دو بہنیں عزیزہ امۃ الغنی صاحبہ لندن میں، عزیزہ عائشہ صدیقہ امریکہ میں ہیں۔ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی میں، چھوٹے بھائی عبدالرشید صاحب ربوہ میں ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اور ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب امریکہ میں کام کرتے ہیں۔

میری سب پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم بھائیوں اور بہنوں کا حافظ و ناصر ہو۔ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔

(آمین ثم آمین)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم قاضی شریف الدین صاحب آف ہوشیار پور و نزیل کوئٹہ مختصر سی علالت کے بعد ۱۳ جولائی کی شب انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابا جان مرحوم حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ، قدرت ثانیہ کے مظاہر اور احمدیت کے عاشق صادق تھے۔ ہم نے انہیں اپنے رب کریم کے حضور اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح گڑگڑاتے اور گریہ وزاری کرتے دیکھا۔ مرحوم نہایت متقی اور تہجد گزار تھے۔ اپنے خدا پر انہیں کامل یقین تھا اور بے حد دعا گو بزرگ تھے۔ ایک لمبے عرصہ تک کوئٹہ کی جماعت کے سیکرٹری مال رہے اور قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ پایا۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف بھی کیا ریلوے کی ملازمت اعلیٰ کارکردگی اور ایمانداری کے ساتھ کی۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اٹھتے بیٹھتے مسنون دعائیں کرنا اور درثمین فارسی و اردو کے اشعار پڑھنا ان کی روح کی غذا تھی۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کا بے حد خیال رکھا۔ اسی وجہ سے بفضل خدا سب احمدیت کے فدائی خادم ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مرحوم بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل اولاد چھوڑی ہے۔ قاضی نجیب الدین احمد لندن۔ قاضی نعیم الدین احمد جرمنی۔ قاضی کریم الدین احمد کراچی۔ قاضی حکیم الدین احمد کوئٹہ۔ نسرین ملک اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کوئٹہ۔ پروین اعزاز اہلیہ قاضی اعزاز الدین صاحب راولپنڈی۔ تحسین ملک اہلیہ ملک طاہر احمد صاحب لاہور۔ تسنیم فردوس کوئٹہ اور خاکسار کرنل بشیر الدین احمد۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے ابا جان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی اپنی رضا اور پیار کی راہوں پہ چلائے آمین۔

(کرنل بشیر الدین احمد راولپنڈی)

خاکسار کا چھوٹا مگر جوان بیٹا عزیزم رفیع الحق سیٹھی بعمر ۴۰ سال (پوتا مکرم و محترم حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب سیٹھی جہلمی) مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۴ء رات قریباً پونے تین بجے میو ہسپتال لاہور میں قریباً ایک گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے فوراً بعد انہیں واپس جہلم شہر لایا گیا۔ اور چند گھنٹوں بعد قبل دوپہر ڈاکٹری ہدایت کے مطابق سپرد خاک کر دیا گیا۔

عزیزم رفیع الحق سیٹھی مرحوم نے سوگوار والدین، بہنوں، بھائیوں کے علاوہ جوان بیوہ ایک لڑکا بعمر ۷ سال اور چار معصوم بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ عزیزم ایک فدائی احمدی، سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھنے والا، ملنسار، خوش اخلاق اور ہر دلعزیز نوجوان تھا۔ عزیزم کی وفات سارے خاندان کے لئے قلبی دکھ کا باعث ہوئی۔ کثیر احباب جماعت و غیر از جماعت دوستوں نے اس موقعہ پر بالمشافہ و بذریعہ خطوط خاکسار اور خاکسار کے دونوں بیٹوں عزیزان احسان الحق صاحب سیٹھی و منظور الحق صاحب سیٹھی سے اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے۔ ایسے تمام احباب کا ہم دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز جملہ احباب جماعت احمدیہ، بزرگان سلسلہ و افرادِ خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عزیزم مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ میرے پیارے بیٹے کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے نیز جملہ لواحقین اور ہم بوڑھے والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(عبدالحق سیٹھی جہلمی)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے!

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں کہ تمہاری کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین) کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش ..... اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم وغموم اور کرب و اشکال سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر ایک کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

اپنا ذاتی تجربہ اور وقف کی وصیت

..... اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم نمبر ۳۱ جلد ۴ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۰۰ء)

(قیادت تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

ہر ایک سے نیکی کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت شر اور ایذا کو پسند نہیں کرتا (مومن) کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہاں دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینہ کی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب وقوم ہر ایک سے نیکی کرو۔" (تقریر صفحہ ۲۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرمہ نسیم مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب ملک فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مسعود احمد ملک وفات پا گئے ہیں۔ ان کا پلاٹ ۲/۳۶ دارالرحمت شرقی ربوہ دس مرلہ مندرجہ ذیل ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔

قطعہ مذکورہ نامزدہ ورثاء کے نام انتقال پر کسی کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۱۔ نسیم مسعود بیوہ۔ (۲) طاہر مسعود بیٹا (۳) ارم مسعود بیٹی

(۲) مکرمہ غلام سکینہ بیوہ شیخ عبدالکریم فضل مرحوم لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مرحوم کے نام قطعہ ۴۴ میں پلاٹ ۸، ۹ دارالعلوم شرقی الاٹ ہیں۔ یہ پلاٹ میرے بیٹے محمود فضل مالک فرم الیکٹریشن ورکس لاہور کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمایا جائے۔ درج ذیل ورثاء کو منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں۔

قطعہ ۸-۹/۴۴ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ محمود فضل پسر شیخ عبدالکریم فضل صاحب کے نام انتقال کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء۔ ۱۔ شکیلہ فضل بیٹی۔ ۲۔ نسرین فضل بیٹی۔ ۳۔ بشیر فضل بیٹا ۴۔ ریاض فضل بیٹا۔ ۵۔ محمود فضل بیٹا۔ ۶۔ ایوب فضل بیٹا۔ ۷۔ یعقوب فضل بیٹا۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کو سرسبز وشاداب بنانے کے لئے ایک خصوصی پروگرام جاری فرمایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت گلشن احمد (نرسری) کا بھی قیام عمل میں لایا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب نرسری میں مختلف قسم کے پودے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ چونکہ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اہالیان ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ربوہ کو سرسبز وشاداب اور خوبصورت بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیں اور گلشن احمد (نرسری) سے حسب خواہش سستے داموں پودے حاصل کر کے اپنے گھروں اور ماحول کو خوبصورت بنائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدی کی رقم چندہ میں پیش کر دی!

مکرم بشیر الدین صاحب خاکی لکھتے ہیں کہ ان کے بچوں عزیزان فرزانہ بشیر، بشریٰ بشیر، ماہم بشیر اور ناصر بشیر نے اپنی عیدی کی اکٹھی کی ہوئی رقم -/۶۳۵ روپے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

قارئین سے ان ننھے مجاہدین تحریک جدید کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

(وکیل المال اوّل)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

- امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔
- جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔
- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے۔ بی۔اے۔ ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نئی پود کی تربیت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جاسکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جاسکتی ہے یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربہ میں اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔" (بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء)

اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ مرکوز رکھنے کے لئے ہمارے عہد میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نیکیوں کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تو ہر بھائی جائزہ لے کہ سال رواں میں اس نے نئی پود کو

۱۔ نماز اور قرآن مجید پڑھنے ۲۔ اپنے مقدس امام کو خطوط لکھنے

۳۔ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنے نیک نمونہ اور زبانی وعظ و نصیحت یا درس و تدریس سے کام لیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی فرمائیے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اصلاح انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرمادیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ:

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے/ایم۔ایس سی کے درج ذیل شعبہ جات میں داخلے شروع ہیں:۔

(۱) کیمسٹری (۲) شماریات (۳) فزکس (۴) ہسٹری (۵) عربی (۶) تاریخ اور مطالعہ پاکستان (۷) اسلامیات (مع تفسیر۔حدیث اور فقہ) (۸) انگلش (۹) اکنامکس (۱۰) اردو اور

(۱) ایف۔ای۔ایل (صبح و شام) (۱۱) لائبریری اور انفارمیشن سائنس (ڈپلومہ)

داخلہ فارم معہ پراسپکٹس حبیب بنک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے دستیاب ہیں۔ فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۶ اگست بروز جمعرات ہے۔ مزید معلومات کیلئے:۔

(۱) ندیم خالد رانا ہوسٹل ۳ ابوبکر غزنوی ہال A/۳۱ سٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور

(۲) محمد افضل صادق۔ پی ادبکس ۱۹ بہاولپور

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس رجسٹر سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔"

(وکیل المال اوّل)

ماڈرن ایجوکیشن سکول

(منظور شدہ)

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۱ اگست سے کھل چکا ہے

ہیڈ مسٹریس ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء یوم آزادی کی خوشی میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

آپکے بچوں کی اعلیٰ تعلیمی درسگاہ قائم شدہ ۱۹۸۱ء

الفیض کوچنگ سنٹر

محلہ دار الصدر غربی ربوہ

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۱ اگست کو کھل گیا ہے۔ نرسری تا پنجم کلاس تک داخلہ جاری ہے۔

نبیہ پرنسپل نبیہ

الفیض کوچنگ سنٹر ربوہ

دکان برائے فروخت

نئے سائیکلوں اور سپیئر پارٹس کی ایک دکان نہایت باموقع اور چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ کاروبار کا اچھا موقع ہے خواہش مند احباب بالمشافہ رابطہ قائم کریں۔

احمد انٹرپرائزز

بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک

فون ۵۴۳ اقصیٰ روڈ ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے

شبیر آپٹیکل سروس